مجموعہ

کمالاتِ عزیزی

حالات ۔ کرامات ۔ کمالات
عملیات ۔ ارشادات ۔ مجرّبات

مصنف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ

دارالاشاعت اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۲۳۱۸۶۱

مجموعہ کمالاتِ عزیزی

حالات	کرامات	کمالات
عملیات	ارشادات	مجربات

مصنفہ:- حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ

مرتبہ:- مولوی ظہیر الدین صاحب ولی اللہی

نبیرہ:- حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ

ناشر

دار الاشاعت ۰ اردو بازار ۰ کراچی

طبع : ۱۴۱۳ھ
باہتمام : خلیل اشرف
طباعت : احمد پرنٹنگ کارپوریشن کراچی

ملنے کے پتے:
دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم دارالعلوم کراچی ۱۴
ادارۃ القرآن چوبارہ اسٹریٹ لسبیلہ کراچی ۵
بیت القرآن اردو بازار کراچی ۱

فہرست مضامین کمالات عزیزی

یہی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں یہی ہیں، گاڑی بان نے مولوی صاحبان قصبہ پھلت سے کہا کہ میری بات کا جواب دے دو، مولویوں نے کہا کہ ہاں صاحب اس کا جواب ضرور دے دیجئے، گاڑی بان نے سوال کیا، آپ نے فرمایا کہ جو ہم کہیں اسے خوب سوچیو، پھر فرمایا کہ اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا نہیں ہوتی، یہ سن کر وہ مسلمان ہو گیا۔

(۲) ایک پادری صاحب دہلی میں مباحثہ کے لیے آئے مسٹر مٹکاف صاحب بہادر ایجنٹ گورنر نے پادری صاحب سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہیے جو کوئی دونوں میں ہار جائے گا اس سے دو ہزار روپے لیے جاویں گے، اگر مولوی صاحب ہار گئے تو میں دوں گا کس واسطے کہ وہ فقیر ہیں، اور پادری صاحب کو حضرت کی خدمت میں لائے اور سب حال بیان کیا، بعدہٗ پادری صاحب نے کہا کہ ہم سوال کرتے ہیں اور جواب اس کا معقول چاہتے ہیں، منقول نہ ہو جب یہ بات ٹھہر گئی تو پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پادری صاحب نے کہا کہ تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام فریاد نہ کی، حالانکہ حبیب کا محبوب محبوب ہوتا ہے، خدا تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا، جناب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ پیغمبر صاحب فریاد کے واسطے جو تشریف لے گئے، پردہ غیب سے آواز آئی کہ ہاں تمہارے نواسہ پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا، لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا یاد آیا ہوا ہے، یہ سن کر پیغمبر خاموش ہو گئے، پادری صاحب لا جواب ہو گئے، اور دو ہزار روپے شرط ادا کیے۔

(۳) مولوی مدن صاحب بڑے فاضل متوطن شاہجہان پور عند الورود دہلی واسطے ملاقات جناب مولانا صاحب کے مدرسہ میں آئے، مدرسہ کا بڑا مکان تھا، شطرنجی کا فرش بچھا ہوا تھا اور ایک پلنگ بھی ایک طرف کو پڑا رہتا تھا، اکثر حضرت چہل قدمی فرماتے فرماتے اس پلنگ پر لیٹ جاتے اور سب آدمی جو آتے فرش پر بیٹھتے، مولوی مدن صاحب نے کہا کہ میں تو فرش پر نہ بیٹھوں گا، حضرت نے فرمایا ان کے لیے اچھا پلنگ لاؤ، فوراً پلنگ نواڑی لا کر صوفی و تکیہ سے آراستہ کیا، مولوی مدن اس پر بیٹھے اور کہا کہ میں آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور آپ سے گفتگو کا ارادہ ہے، آپ نے پوچھا کس علم میں، مولوی

مدن نے کہا علم معقول میں، حضرت نے فرمایا ان کو مولوی رفیع الدین صاحب کے پاس کہ چھوٹے بھائی جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اور فاضل متبحر تھے لے جاؤ، مولوی مدن نے کہا میں تو آپ سے گفتگو کرنے کا عزم رکھتا ہوں، حضرتؒ نے فرمایا نہیں انہیں سے کیجیے۔ اس کے بعد مولوی مدن نے کہا، بس معلوم ہوا آپ نے فرمایا کیا معلوم ہوا، انہوں نے کہا ہماری مجلس میں ایک دفعہ ذکر تھا کہ شاہ عبد العزیز منقول اور معقول دونوں میں ہیں کوئی کہتا تھا کہ فقط منقولی ہیں، حضرت نے فرمایا سوائے قال اللہ و قال الرسول کے اور گفتگو کرنا برا جانتا ہوں، اگر آپ کا ایسا ہی دل چاہتا ہے تو خیر اچھا شروع کیجیے۔ مولوی مدن بھی بڑے فاضل اور معقولی تھے ان کے نزدیک جو مسئلہ لاحل تھا بیان کیا، جناب مولانا صاحب نے ایسا عمدہ جواب دیا کہ مولوی مدن صاحب پلنگ پر سے کود کر دور جا کھڑے ہوئے اور کہا مجھ سے گستاخی ہوئی اور اس مدن کی عاقبت بگڑ گئی، آپ نے فرمایا مولوی صاحب آئیے تشریف لائیے انہوں نے کہا مولوی کون ہے، میرا تو یہ بھی منصب نہیں ہے کہ جو لوگ آپ کے ہاں آتے ہیں ان کی جوتیاں اتارنے کی جگہ پر کھڑا رہوں، للہٰ آپ میرا قصور معاف فرما دیجیے۔ غرض بعد معافی قصور فرش پر بیٹھے۔

(۴) عشرہ محرم الحرام کو مولانا صاحب درس فرمایا کرتے تھے، ہزارہا آدمی جمع ہوتا تھا اور اہل تشیع کے ہاں بھی اس وقت کتاب اور مرثیہ بند ہو جاتا تھا، ایک شخص نے سوال کیا کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کا مقابلہ تھا تو حق تبارک و تعالیٰ کس طرف تھے، حضرت نے فرمایا میزان عدل پر تھے کہ صبر حضرت امام علیہ السلام کا اس مردود کے ظلم پر غالب آیا۔

(۵) صاحب ریزیڈنٹ دہلی حضرت کی ملاقات کو آئے اور عندالتذکرہ بیان کیا کہ میں ایک بات پوچھتا ہوں کوئی جواب اس کا نہیں دیتا، مثلاً ایک شخص سفر میں جاتا ہے، راستہ بھول گیا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی سوتا ہے اور ایک بیٹھا ہے، پس یہ راستہ کس سے دریافت کرے؟ آپ نے فرمایا کہ راستہ واسطے چلنے کے ہے نہ واسطے بیٹھنے کے اس تیسرے آدمی کو چاہیے کہ وہاں بیٹھے جب سونے والا جاگ اٹھے تو اس وقت دونوں